محمد رسول اللہ ﷺ

معمولات اور معاملات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے محبوب بندے اور ساری دنیا کے لیے رحمۃ للعالمین ہیں اس لیے سب کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔
دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے تحت منعقد ہونے والی قومی سیرت کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالے کو استفادۂ عام کے لیے تحریری صورت دی گئی ہے۔
مقالہ کا مقصد نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں سے آپ ؐ کے معمولات اور معاملات کو عام فہم انداز میں سامنے لانا ہے تاکہ ہم ان کی روشنی میں اپنی روزمرہ کی زندگی کا جائزہ لے کر اسے زیادہ سے زیادہ اسوۂ نبی ﷺ کے مطابق ڈھال سکیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ؐ کی حیات طیبہ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

فرحت ہاشمی

20 مئی، 2010

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امّا بعد

فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُحَمَّدُ بْنُ عبداللّٰہ بن عبد المطلب الھاشمی القرشی، اعلیٰ نسب، اعلیٰ حسب، قوم اشرف، قبیلہ اشرف، خاندان اشرف، احمد سب سے زیادہ قابل تعریف، اَجْوَدُالنَّاس سب سے زیادہ سخی، أَشْجَعُ النَّاس سب سے زیادہ بہادر، أَزْهَدُالنَّاس سب سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت، أَرْحَمُ النَّاس سب سے زیادہ مہربان، أَحْسَنُ النَّاس وَجْهاً سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے، أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً سب سے بہترین اخلاق کے حامل، كَانَ رَقِيْقًا رَحِيْمًا نہایت رقیق القلب رحیم المزاج، رَفِيْقًا رَحِيْمًا نہایت مہربان دوست، رَؤُوفًا رَحِيْمًا بہت شفیق مہربان، سِرَاجًا مُنِيْرًا روشن چراغ، خَاتَمُ النَّبِيِّنَ اور رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْن۔
ہم آپ ؐ پر ایمان کا اقرار کرتے ہیں، آپ ؐ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں، آپ ؐ سے عقیدت کا دعوی کرتے ہیں، آپ ؐ سے نسبت پر فخر کرتے ہیں، آپ ؐ پر درود اور سلام بھیجتے ہیں لیکن ذرا رک کر سوچیں کیا ہمارا ایمان، اخلاق، طرزِ عمل، عبادات، معمولات اور معاملات اپنی محبوب ہستی کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہیں؟ ہم جہاں کہیں بھی ہوں گھر کے اندر یا گھر کے باہر، مسلمانوں کے درمیان یا غیر مسلموں کے بیچ، اپنے ملک میں یا دنیا کے کسی اور خطے میں کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کے طور پر پہچانے جاتے ہیں؟ ہم خود سے پوچھیں کیا ہم آپ ؐ سے محبت کا حق ادا کرتے ہیں؟؟؟ کیونکہ جو شخص جس سے محبت کا دعوی کرتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتا ہے، اس کی بات مانتا ہے اور اس کی پیروی کرتا ہے۔ کسی عرب شاعر نے کہا:

تَعْصِی الرَّسُوْلَ وَ اَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ　　هٰذَا لَعَمْرِی فِی الزَّمَانِ بَدِيْعُ

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ   اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعُ

''تو رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کے باوجود ان سے محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہے، میری عمر کی قسم یہ تو زمانے میں بہت ہی عجیب بات ہے، اگر تم اپنی محبت میں سچے ہوتے تو تم ان کی اطاعت کرتے اس لیے کہ سچا محبّ اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے۔''

آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات اور معاملات کو اجمالی طور پر بیان کروں گی تاکہ ان کی روشنی میں ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی زندگی کو آپؐ کے طریقۂ زندگی کے مطابق ڈھال سکیں۔

ذکر الٰہی: اللہ کے رسول ﷺ کثرت سے ذکر الٰہی کرتے۔ کَانَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِهٖ آپؐ ہر وقت اللہ کو یاد کرتے اور کثرت سے تسبیح و استغفار کرتے۔ کَانَ یُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ایک دن میں ستر سے سو بار استغفار کرتے۔ جب کسی بات پر غمگین یا فکرمند ہوتے تو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے۔ جب پریشانی ہوتی تو کہتے ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا ''اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہار تشکر فرماتے۔ جب خوش ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ " اللہ کا شکر جس کے فضل سے نعمتیں اتمام کو پہنچتی ہیں۔'' جب کوئی ناپسندیدہ صورتحال پیش آتی تو بھی اللہ کا شکر ادا کرتے اور فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ''اللہ کا شکر ہر حال میں۔'' خود یا گھر والوں کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو معوذات پڑھ کر دم کرتے۔

نماز: کَانَ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا " نماز اپنے وقت پر پڑھتے'' ۔ کَانَ یُصَلِّی لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا رات کا ایک طویل حصہ قیام کرتے''۔ دورانِ قیام قرآن مجید کی قراءت ترتیل کے ساتھ کرتے۔ جہاں لمبا کرنا ہوتا لمبا کرتے۔ ہر آیت پر رکتے، آیات رحمت پر رک کر اللہ سے رحمت کا سوال کرتے، آیات عذاب پر رک کر پناہ مانگتے۔ اتنی عبادت کرتے کہ پاؤں سوج جاتے اور فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں لیکن لوگوں کو ہلکی نماز پڑھاتے۔ اس دوران اگر بچے کے رونے کی آواز آتی تو نماز مختصر کر دیتے۔ جب بیمار ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ سفر میں نماز قصر ادا کرتے۔ دن چڑھنے پر نماز چاشت پڑھتے۔ لڑائی میں فتح ہوتی یا کوئی خوشی نصیب ہوتی تو فوراً سجدہ کرتے۔

رمضان: ماہ رمضان میں نیکیوں میں بہت بڑھ جاتے خصوصاً صدقہ و خیرات کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ بڑھ جاتے۔ جبرائیلؑ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْیَا اللَّیْلَ وَاَیْقَظَ اَھْلَهٗ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ''جونہی رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا آپؐ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔'' ہر سال اعتکاف کرتے۔ آپؐ کے ہر کام میں دوام ہوتا۔

روزہ : رمضان کے علاوہ شعبان میں بھی کثرت سے روزے رکھتے۔ دیگر مہینوں میں بھی کبھی مسلسل روزے رکھتے کہ خیال ہوتا اب نہ چھوڑیں گے، کبھی چھوڑ دیتے تو لگتا اب نہ رکھیں گے۔ ہر قمری ماہ کی 15،14،13 تاریخ، پیر، جمعرات، محرم میں یوم عاشورہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے رکھتے، شوال کے چھ روزوں کا بھی اہتمام فرماتے۔ روزہ اکثر کھجور سے افطار کرتے۔

عیدین پر خاص اہتمام فرماتے۔ غسل کرتے، بہترین لباس پہنتے۔ عید کے لیے پیدل آتے اور جاتے۔ خواتین کو بھی عیدگاہ جانے کا حکم دیتے۔ عیدالفطر کے دن میٹھی چیز کھا کر نماز عید کے لیے جاتے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہر سال قربانی کرتے۔

خطبہ: حمد و ثناء سے شروع کرتے اور اس میں قرآن مجید کی آیات پڑھتے۔ کبھی خطبہ زمین پر کھڑے ہو کر، کبھی منبر پر، کبھی کھجور کے تنے پر، کبھی اونٹ کی پشت پر بیٹھ کر دیتے۔ خطبے کے وقت آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی۔ ایسے علم سے پناہ مانگتے جو فائدہ نہ دیتا۔

صدقہ و خیرات: خود بھی صدقہ کرتے اور دوسروں کو بھی صدقہ کرنے کا حکم دیتے۔ کوئی چیز کل کے لیے بچا کر نہ رکھتے۔ کوئی صدقہ لے کر آتا تو اس کو دعا دیتے۔ کسی سائل کو انکار نہ کرتے البتہ پاس کچھ نہ ہوتا تو خاموشی اختیار کرتے۔ کسی کو ہدیہ کہہ کر دیتے، کسی کو کچھ ہبہ کر دیتے، کبھی خرید و فروخت میں زیادہ ادائیگی کرتے، قرض لیتے تو زیادہ لوٹاتے البتہ مال کا ضیاع اور اسراف بالکل پسند نہ تھا۔ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے خرچ کے انداز کو دیکھیں۔ اپنے لباس، اپنے رہن سہن اور اپنی روزمرہ زندگی میں جہاں جہاں اور جتنا مال ہم خرچ کرتے ہیں اس پر بھی غور کریں۔

روزمرہ کے کام: گھر والوں کی خدمت کو عیب محسوس نہ کرتے۔ و یَخْصِفُ النَّعْلَ ''جوتا سی لیتے'' چرمی ڈول کو بھی پیوند لگا لیتے۔ یَرْقَعُ الثَّوْبَ وَیَخِیْطُ ''اپنے کپڑوں پر پیوند لگا لیتے اور سی لیتے۔'' کپڑوں سے جوئیں نکال لیتے۔ اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ دھو لیتے یعنی وہ کام جن کا کرنا عموماً پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا آپؐ انہیں اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتے تھے۔

طہارت ونظافت: ذاتی صفائی وستھرائی کا خاص خیال رکھتے خصوصا منہ کی صفائی(oral hygine) کا۔ اِذَاسْتَیْقَظَ بَدَأَ بِالسِّوَاکِ ''جب صبح سوکر اٹھتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔'' اِذَادَخَلَ بَیْتَہٗ بَدَأَ بِالسِّوَاکِ ''گھر داخل ہوتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔'' لَا یَنَامُ اِلَّا السِّوَاکَ عِنْدَہٗ ''سوتے وقت بھی مسواک آپؐ کے پاس ہوتا''، یعنی رات کو آخری کام یہی کرتے۔ ہر نماز کے لیے الگ وضو کرتے، وضو کا آغاز بسم اللہ سے کرتے، کبھی ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیتے، وضو میں پانی کے اسراف سے بچتے

اگر چہ اعضاء پوری طرح دھوتے اور کوئی حصہ خشک نہ چھوڑتے۔

کھانا پینا: کھانا بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر شروع کرتے۔ دائیں ہاتھ سے کھاتے، اپنے سامنے سے تناول فرماتے، تین انگلیوں سے کھاتے، کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیتے۔ کھانا کھاتے ہوئے ٹیک نہ لگاتے۔ کَانَ یَجْلِسُ عَلَی الْاَرْضِ وَ یَأْکُلُ عَلَی الْاَرْضِ ''زمین پر بیٹھتے اور زمین پر کھاتے تھے۔'' کَانَ لَا یَأْکُلُ شَیْئًا حَتّٰی یَعْلَم مَا ھُوَ ''کوئی چیز اس وقت تک نہ کھاتے جب تک پتہ نہ ہوتا کہ کیا چیز ہے۔'' کسی کھانے میں عیب نہ نکالتے۔ کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے۔ کَانَ یُحِبُّ الزُّبَدَ وَالتَّمر ''مکھن اور کھجور پسند فرماتے۔'' یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ ''حلوہ اور شہد پسند تھا۔'' کَانَ یَکْرَہُ شُرْبَ الْحَمِیْمِ ''سخت گرم مشروب پسند نہ کرتے۔'' کَانَ اَحَبَّ الشَّرَابُ اِلَیْہِ الْحُلْوَ الْبَارِدُ ''پینے میں سب سے زیادہ پسندیدہ ٹھنڈی اور میٹھی چیز ہوتی۔''

پانی دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پیتے۔ کھانے میں دوسروں کو شریک کرنا پسند کرتے۔ حضرت انسؓ سے فرماتے انس! ''دیکھو اگر کوئی میرے ساتھ کھانے میں شامل ہو جائے۔''

سونا جاگنا: کبھی بستر پر سوتے، کبھی زمین پر۔ دائیں کروٹ پر لیٹتے۔ چمڑے کا بستر اور تکیہ استعمال کرتے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی۔ عشاء سے قبل سونا پسند نہ کرتے۔ رات سونے سے قبل سرمہ لگاتے۔ دعا پڑھ کر سوتے اور دعا پڑھتے ہوئے جاگتے۔

چال ڈھال: آپؐ کی چال باوقار و پرسکون تھی۔ اِذَا مَشٰی لَمْ یَلْتَفِتْ ''جب چلتے تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے۔'' سیدھا چلتے اور یوں لگتا جیسے زمین سامنے سے تہہ ہو رہی ہو یا آپؐ پہاڑی کی ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔ کبھی جوتا پہن کر اور کبھی ننگے پاؤں بھی چلتے۔ یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپؐ کے پیچھے چلے۔

لباس: جس قسم کا کپڑا میسر ہوتا پہن لیتے۔ سوتی، کتانی، اونی، بہتر سے بہتر اور پیوند لگا لباس بھی پہن لیتے۔ غرور و تکبر اور شہرت کے لباس کی مذمت فرماتے۔ مردوں کو ریشم پہننے سے منع کرتے۔ کرتا پسندیدہ لباس تھا۔ پوری آستین زیب تن فرماتے۔ عمامہ کبھی ٹوپی کے ساتھ اور کبھی بغیر ٹوپی کے استعمال فرماتے۔ چاندی کی انگوٹھی پہنتے۔ عمومی طور پر سبز رنگ پسند تھا۔

سفر وسواری: گھوڑے، اونٹ، خچر اور گدھے سب پر سواری کر لیتے۔ کبھی زین کے ساتھ کبھی ننگی پیٹھ پر۔ کبھی آگے یا پیچھے کسی اور کو بھی ساتھ بٹھا لیتے۔ اکثر سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے۔ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند کرتے۔ سفر سے واپسی پر آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ کہتے اور گھر جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعت نفل ادا کرتے۔

ملاقات کے موقع پر سلام میں پہل کرتے۔ مصافحہ کرتے، جب تک دوسرا ہاتھ نہ چھوڑتا آپؐ بھی نہ چھوڑتے۔ سلام کا جواب زبان سے دیتے۔ ملاقات کے وقت بات دھیان سے سنتے، پورے جسم کے ساتھ دوسرے کی طرف متوجہ ہوتے۔

مجلس: جب آپؐ کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جس بات پر لوگ تعجب کرتے آپؐ بھی تعجب کرتے۔ مجلس میں جب کوئی ہنستا تو آپؐ بھی تبسم فرماتے۔ کوئی باہر کا آدمی سخت کلامی کرتا یا بے باکی سے کام لیتا تو تحمل سے کام لیتے اور سخت جواب نہ دیتے۔ احسان کا بدلہ دینے والے کے سوا کسی کی تعریف پسند نہ کرتے نیز تعریف میں مبالغہ آرائی بھی ناپسند تھی۔ کسی مجمع میں جاتے تو جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ چھینک آنے پر آواز آہستہ کرتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے۔ کوئی اور چھینکتا تو جواب بھی دیتے۔ چہرے کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے۔ جمائی کے وقت بھی ایسا ہی کرتے یا جمائی کو روک لیتے۔ مجلس کے اختتام پر اللہ کا ذکر کرتے۔

کلام: کَانَ یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ ''آپؐ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے تھے اور آپؐ کے کلام میں لغو اور بے کار باتیں نہ ہوتی تھیں۔'' آپؐ کا کلام واضح تھا، سمجھانے کے لیے ٹھہر ٹھہر کر بولتے۔ اِذَا تَکَلَّمَ تَکَلَّمَ ثَلَاثًا ''بات کو تین بار دہراتے۔'' اس طرح بولتے کہ سننے والا پوری طرح بات سمجھ جاتا۔ ایسی گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی گننا چاہتا تو الفاظ گن سکتا تھا۔ زبان سے جوامع الکلم ادا ہوتے یعنی نپے تلے الفاظ، نہ کم نہ زیادہ۔ آپؐ کو بہت زیادہ سوال اور قِیْلَ وَقَالَ ''کہا گیا اور اُس نے کہا'' (she said,he said) پسند نہ تھا۔ گفتگو میں نہ کسی کی غیبت ہوتی نہ طعنہ زنی، کسی کی عیب جوئی نہ کرتے، کسی کی اندرونی باتوں کی ٹوہ میں نہ رہتے، وہی بات کرتے جس سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔ مگر آج ہماری اکثریت کا حال یہ ہے کہ اپنی کوئی فکر نہیں، زیادہ باتیں دوسروں کے گرد گھومتی ہیں، دوسروں کی ذات پر زیادہ توجہ ہوتی ہے اور دنیا بھر کے حالات و واقعات پر تبصرے اور

بحث ومباحثہ۔

خوشی وناراضگی: كَانَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ وَقَلِيْلَ الضِّحْكِ ''زیادہ تر خاموش رہتے اور کم ہنستے'' لیکن بہت خوش مزاج تھے، خوش ہوتے تو چہرہ مبارک چمک اٹھتا گویا چودھویں کا چاند ہو۔ جب ناراض ہوتے تو چہرہ پر ناراضگی کا اظہار ہوتا گویا جو دل کے اندر تھا وہی باہر تھا۔ نہ خوشی میں قہقہے نہ رونے میں چیخ و پکار، بس آنکھیں اشکبار ہوتی تھیں۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ ''آپؐ نے کبھی مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے آپؐ کو دیکھا ہو اور آپؐ مسکرائے نہ ہوں''۔ جب کسی سے ناراض ہوتے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہتے، مَا لَهُ تَرِبَتْ جَبِيْنُهُ ''اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلود ہو'' ایک دفعہ گھر تشریف لائے تو دیکھا گھر میں تصویر والا پردہ لٹک رہا ہے۔ آپؐ نے ناگواری کا اظہار کیا اور حضرت عائشہؓ سے کہا اس کو تبدیل کردو۔ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ آج ہمارے گھروں کی آرائش کن چیزوں سے ہورہی ہے؟

اخلاق: آپؐ کا اخلاق قرآن تھا۔ ہمیشہ سچ بولتے، جھوٹ سے نفرت کرتے، وعدے کی پابندی کرتے۔ حق کی حمایت کرتے۔ دیانت داری کا یہ عالم تھا کہ دشمن بھی صادق اور امین کہہ کر پکارتے۔ بہت بہادر اور نڈر تھے۔ مشکلات اور مصائب میں صبر کرنے والے تھے۔ باپردہ کنواری لڑکی سے زیادہ حیادار تھے۔ جو آپؐ کو دیکھتا مرعوب ہو جاتا لیکن جیسے جیسے آشنا ہوتا جاتا آپؐ سے محبت کرنے لگتا۔ ہندؓ بن ابی ہالہ کہتے ہیں: آپؐ نرم خو تھے، سخت مزاج نہ تھے، دنیا اور اس کی چیزیں غصہ نہ دلا سکتی تھیں ہاں اگر کوئی حق کی مخالفت کرتا تو غصہ کرتے اور حق کی حمایت کرتے لیکن ذاتی معاملے میں کبھی نہ غصہ کیا اور نہ انتقام لیا۔ تورات میں ہے لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ ''آپؐ نہ سخت کلام تھے، نہ سنگ دل، بازاروں میں شور نہیں کرتے تھے'' جبکہ آج مسائل کے حل کے لیے بازاروں میں شور، ہنگامہ اور نعرہ بازی ہونے لگتی ہے۔

نہایت بردبار اور متحمل تھے۔ لَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ ''لیکن آپؐ معاف فرمادیتے اور درگزر کردیتے''۔ آج ہم سب اپنے دلوں کا جائزہ لیں کہ ہمارے دلوں میں دوسروں کے بارے میں کیسے گمان ہیں؟ کیونکہ جب تک دل صاف نہیں ہوں گے دلوں کے اندر دوسروں کی خیرخواہی نہیں آسکتی، جب تک خیرخواہی نہ ہو دلوں میں محبت نہیں ہوتی اور جب تک باہم محبت نہ ہو اس وقت تک نہ گھر میں معاملات درست ہوسکتے ہیں نہ گھر سے باہر کے معاملات میں اصلاح ممکن ہے۔

ازواج مطہرات کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ تھا، خوش خلقی سے پیش آتے۔ آپؐ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ''تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے اور میں تم میں سب سے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہوں''۔ حضرت عائشہؓ کو عائش کہہ کر پکارتے، ایک جگہ کھانا کھاتے، ایک برتن سے غسل کرلیتے، ان کی گود میں ٹیک لگاتے اور قرآن پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا تو ایک مرتبہ وہ آگے نکل گئیں، دوسری مرتبہ آپؐ ان سے آگے نکل گئے۔ ازواجِ مطہرات کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کرتے۔ سفر پر لے جانے کے لیے ان کے درمیان قرعہ ڈالتے۔

بچوں سے تعلق: بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ ان کے پاس سے گزرتے تو خود سلام کرتے۔ فاطمہؓ آتیں تو ان کا ہاتھ اور ماتھا چومتے پھر خاص جگہ پر بٹھاتے۔ حضرت حسنؓ بن علیؓ کے لیے اپنی زبان نکالتے تو وہ آپؐ کو دیکھ کر مسکراتے یعنی بچوں کے ساتھ بچوں کی سطح پر معاملہ کرتے۔ حسنؓ کو اٹھا کر کہتے ''میں اس سے محبت کرتا ہوں، تم لوگ بھی اس سے محبت کرو''۔ كَانَ يُصَلِّيْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ '' آپؐ نماز پڑھ رہے ہوتے اور حسنؓ اور حسینؓ کھیل رہے ہوتے، آپؐ کی پیٹھ پر سوار ہوجاتے''۔ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ '' امامہؓ جو آپؐ کی نواسی تھیں آپؐ کے کندھے پر ہوتیں اور آپؐ نماز پڑھا رہے ہوتے'' آج کیا حال ہوتا ہے؟ اگر بچہ ماں کے پاس رو رہا ہو تو بھی نماز کے وقت اسے ماں سے کھینچ کر دور کردیا جاتا ہے حالانکہ ماں بچے کو اٹھا کر بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔ حضرت زینبؓ جو حضرت اُمِ سلمہؓ کی بیٹی تھیں، آپؐ ان کو زوینب، زوینب کہہ کر پکارتے۔ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ محمود بن ربیعؓ کہتے ہیں کہ آپؐ ہمارے گھر تشریف لائے، میں اس وقت پانچ سال کا تھا، آپؐ نے ہمارے کنوئیں سے پانی کا گھونٹ بھرا اور میرے چہرے پر پھوار ڈالی یعنی بچوں کے ساتھ دل لگی کرتے۔

ساتھیوں سے تعلق: فجر کی نماز کے بعد مسجد میں ساتھیوں کے درمیان بیٹھ جاتے، ان کی باتیں سنتے، کوئی خواب سناتا تو مطلب بیان کرتے۔ شعر بھی سنتے، اس پر انعام بھی دیتے۔ غنیمت یا صدقہ بانٹتے۔ ہدیہ قبول کرتے اور بدلے میں بھی دیتے تھے۔ خوشبو بہت پسند تھی اس لیے خوشبو کا تحفہ کبھی ردّ نہ کرتے۔ اچھے نام پسند کرتے اور برے نام تبدیل کر دیتے۔ ساتھیوں کے نام پیار سے بھی لیتے۔ ؟ حضرت علیؓ کو ایک مرتبہ کہا يَا اَبَا تُرَاب ''اے مٹی والے'' حضرت ابوھریرہؓ سے کہتے يَا اَبَاهِرّ ''اے بلی والے'' حضرت انسؓ سے کہتے يَاذَاالْاُذُنَيْن ''اے دو کانوں والے'' اس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ آپؐ کا معاملہ ان کی سطح پر اور ان کے مزاج کے مطابق ہوتا جو ان کے لیے خوشی کا باعث ہوتا۔

مہمان بھی بنے میزبانی بھی کی، مہمانوں کی خاطر داری اور تواضع خوب فرماتے، خود بھی ان کی خدمت کرتے، مہمان نوازی میں کبھی ایسا بھی ہوتا کہ گھر میں موجود سب خوراک ان کی نذر ہوجاتی اور اہل خانہ فاقہ کرتے۔ دعوت بھی قبول کرتے، اگر کوئی غلام جو کی روٹی کی دعوت کرتا تو شرف قبولیت بخشتے اور فرماتے اگر مجھے ایک کُھر یا دستی پر کھانے کی دعوت

دی جائے تو وہ بھی قبول کروں گا۔

لوگوں کی ہدایت کے لیے تڑپتے۔آپؐ فرماتے: یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا ''آسانی کیا کرو،مشکل پیدا نہ کرو۔'' بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ''خوشخبریاں دیا کرو اور نفرت نہ دلایا کرو۔'' دو باتوں میں اختیار ہوتا تو آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔آپؐ نے کبھی کسی پر اپنا ہاتھ نہیں اٹھایا نہ کسی کی توہین کی،کبھی کسی کی دل شکنی نہ کرتے۔لَا یُدْفَعُ عَنْهُ النَّاس'' لوگوں کو آپؐ سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔'' آپؐ کے لیے ہٹو بچو کی آوازیں نہیں آتی تھیں۔وَلَا یُضْرَبُوا عَنْهُ '' اور نہ لوگوں کو آپؐ سے مار مار کر دھتکارا جاتا۔'' کسی مہم پر لوگوں کو روانہ کرتے ہوئے امیر کارواں کو دعا دیتے اور نصیحت کرتے۔

مساکین کے ساتھ: مصیبت زدوں کے کام آتے،یتیموں کی سرپرستی کرتے،مقروضوں کا قرض اتارنے میں مدد کرتے،غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرتے،انہیں آزاد کرتے اور آزاد کرنے کی تاکید فرماتے۔مسکینوں اور بے کسوں کے ساتھ اس طرح بیٹھتے کہ کوئی آپؐ کو پہچان نہ سکتا۔بیواؤں اور مسکینوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان کے ساتھ جاتے۔معمولی لونڈی اپنے مسائل کے حل کے لیے آپؐ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔

سائلوں کے ساتھ معاملہ بہت مشفقانہ تھا۔وَ اِذَا آتَاهُ السَّائِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو ساتھیوں کو نیکی میں شریک کرتے اور فرماتے اس کے لیے سفارش کرو۔لوگوں کے غم میں شریک رہتے۔کَانَ یَأْتِیْ ضُعَفَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَزُوْرُهُمْ کمزور مسلمانوں کی زیارت کرتے،ان کی عیادت کے لیے جاتے،ان کے لیے دعا فرماتے اور ان کا جنازہ پڑھتے۔

جانوروں پر خاص رحمت وشفقت فرماتے۔ایک سفر کے دوران ایک صحابی نے چڑیا کے بچے پکڑ لیے جس پر چڑیا شور مچانے لگی تو انہیں بچے واپس گھونسلے میں رکھنے کا حکم دیا۔ایک اونٹ آپ کو دیکھ کر مالک کی زیادتی کی شکایت بلبلانے کے انداز میں کرنے لگا تو آپؐ نے اس کے مالک کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت فرمائی۔

درختوں کو بلاوجہ کاٹنے اور کھیتیاں خراب کرنے سے منع فرماتے۔جنگی کاروائی کے دوران بھی صرف ان درختوں کو کاٹنے کی اجازت ہوتی جن کا کاٹنا ناگزیر ہوتا۔گویا تمام مخلوقات کے ساتھ آپؐ کا معاملہ مثالی تھا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم با مقصد انسان بنیں اور امتِ مسلمہ کی حالت بدلے تو سب سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو بدلنا ہوگا اور اپنی ذات سے شروع کرنا ہوگا۔ہمارا طرزِ عمل ورہن سہن،طرزِ کلام وطرزِ گفتگو،معاملات وبرتاؤ،،خانگی وبیرونی زندگی،اخلاقی ومعاشرتی زندگی،سیاسی اور بین الاقوامی معاملات جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نہ ہوں گے ہم اس کامیابی کو نہیں پہنچ سکتے جس کو آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ پہنچے تھے۔انہوں نے چند سالوں میں دنیا کا نقشہ بدل ڈالا تھا۔یہ سب کیسے ہوا؟ جب انہوں نے دین پر عمل کی ابتدا اپنی ذات سے کی اور پھر اسے دوسروں تک لے گئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مصادر

١. صَحِیْحُ الْبُخَارِی، محمد بن اسماعیل البخاري ، دارالسّلام پبلشرز

٢. صَحِیْحُ الْمُسْلِمِ، مسلم بن الحجاج النیسابوري ، دارالسّلام پبلشرز

٣. سُنَنُ النَّسَائِی، أحمد بن شعیب بن علی النسائی، دارالسّلام پبلشرز

۴. جَامِعُ التِرمذی، محمد بن عیسی الترمذی، دارالسلامّ پبلشرز

۵. سُنَنُ ابْنِ مَاجَه، محمد بن یزید ابن ماجه القزوینی،دارالسلام پبلشرز

٦. سُنَنُ أَبِیْ دَاوُدَ، سلیمان بن الأشعث السجستاني ، دارالسّلام پبلشرز

٧. مُسْنَدُ الاِمَامِ أَحْمَدَ بن حنبل، احمد بن حنبل الشیباني، مؤسسة الرسالة

٨. سلسلة الاحادیث الصَّحیحة، محمد ناصر الدین الالبانی،مکتبةالمعارف

9. شرح صحیح الأدب المفرد، محمد بن اسماعیل البخاري ، تخریج محمد ناصر الدین الالبانی، المکتبه الاسلامیة ،دار ابن حزم

١٠. المستدرک علی الصحیحین، محمد بن عبد الله الحاکم النیسابوری
دارالمعرفه بیروت